بعد اختتام چتر ماس جودھ پور سے چلکر کاپرڈا تیرتھ کی جاترا کرکے اجمیر تشریف لائے - اسجگہ مہاراج ہرکھ وجے جی پالی سے روانہ ہوکر آپ سے ملگئے - اجمیر کے جینیوں نے سموسرن کی رچنا کی اور خوب راگ رنگ سے جین مندروں میں مہوتسو کئے کہا جاتا ہے کہ گانے کا شوق یہاں تک بڑھا - کہ گندھرب (مطرب) جے پور سے منگوالئے گئے - سودھرمی وتسل بھی خوب ہوئے - ایک ماہ قیام کرنے کے بعد اجمیر سے جے پور تشریف لائے - اِس جگہ بھی اجمیر کا نقشہ دوہرایا گیا - آپ کو گائن سے خاص اُلفت تھی - دھارمک مہوتسو آپ کے لئے بہت خوشی کا باعث تھے پرماتما کی تعریف میں گانا بجانا آپ کو ازحد پسند تھا - جے پور سے رفتہ رفتہ دہلی تشریف لائے - اِس جگہ آپ کے لائق اور ہونہار شش شری ہرکھ وجے جی سورگباش ہو گئے - دہلی سے چلکر نبولی اور نبوڑ ہوتے ہوئے آپ معہ شش پریوار کے انبالہ کی جانب روانہ ہوئے -

انبالہ شہر میں پرویش کرنے کا مبارک روز پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں بذریعہ چٹھیات مشتہر کردیا گیا تھا جو عزت اور تعظیم جین آچاریہ شری مد وجے آنند سوری جی کی پنجابی شراوکان کے دلوں میں تھی اور ہے - وہ محتاج بیان نہیں - شہر شہر اور گاؤں گاؤں کے جینی لوگ آپ شری جی کی یاد میں دن شمار کررہے تھے وہ آپ کو پنجاب کا سچا محسن اور سرتاج خیال کرتے تھے اور آپ کے درشنوں کے لئے

بے قرار تھے - انبالہ شہر میں آپ کے پرویش کی خبر نہایت خوشی سے سنی گئی - آپ شری جی کے گجرات اور کاٹھیاواڑ کے کارنامے سنکر پنجابی سیوکوں کے دل شاد تھے - جین آچاریہ کی پدوی حاصل کرکے آپ شری جی نے پنجاب کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے تھے - پنجابی جینیوں کا نور نظر صرف ایک معمولی سادھو کی مانند پنجاب میں وارد نہیں ہو رہا تھا - بلکہ وہ بھگوان مہاویر سوامی جی کے جانشین جین آچاریہ کی حیثیت میں سورج کی مانند متھیات کے اندھکار کو ناش کرنے کے لئے پنجاب میں داخل ہو رہا تھا سینکڑوں جینی آپ کے استقبال کیلئے انبالہ پہونچ گئے - خوب شان و شوکت کے ساتھ جین اور اجین کے انبوہ کثیر نے آپ کا استقبال کیا - آپ لوگوں کی گرمجوشی اور سچی محبت کا جذبہ دیکھکر بہت خوش ہوئے چندروز انبالہ میں ٹھہر کر لوگوں کو دھرم اُپدیش سے مستفید کیا دھرم اُپدیش کیا تھا - امرت کی برکھا تھی - جو شخص ایک دفعہ سُن لیتا تھا وہ ہمیشہ کے لئے ثنا گو ہو جاتا تھا اکثر لوگ اپنے شکوک رفع کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے - اُس وقت کا ایک خاص واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے ہمراہی سادھوؤں میں سے شری ببھ وجے جی سب سے چھوٹے تھے وہ ہمیشہ پڑھتے ہی نظر آتے تھے - اور آچاریہ جی مہاراج خاص محنت سے پاٹھ دیتے تھے - ایک دن شراوکوں نے آچاریہ جی سے پوچھا - یہ چھوٹے مہاراج کیا پڑھتے ہیں - آچاریہ شری جی نے مسکرا کر فرمایا "پنجاب کی رکھشا کا سبق" یہ سنکر شراوک ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے - تب آچاریہ شری جی نے کہا - میں اِس کو پنجاب کے

لئے تیار کرتا ہوں مجھے وشواش ہے کہ یہ چھوٹا سا دھو پنجاب کی رکھشا کرے گا۔

انبالہ سے روانہ ہو کر آچاریہ جی مہاراج لدھیانہ میں تشریف لائے یہاں بھی انبالہ کی طرح دھوم دھام سے استقبال ہوا۔ آپ کی شخصیت سے کھنچے ہوئے بے شمار لوگ روزانہ اُپدیش سننے کو آتے تھے۔ اُپدیش کے بعد دوپہر اور رات کو کئی لوگ بات چیت کرنیکے لئے حاضر رہتے تھے بعض صاف دل انسان سچ اور جھوٹ کی تمیز کرنے کے لئے صدق دلی سے اپنے اعتراض پیش کر کے شکوک رفع کراتے تھے۔ بعض کوتاہ اندیش محض لڑنے جھگڑنے کی غرض سے مباحثے کے لئے آتے تھے۔ آپ کو انسان کا چہرہ دیکھ کر اس کے دل و دماغ کی حالت کا درست اندازہ لگانے کا کمال حاصل تھا۔ دلیل بازی اور مباحثہ میں کوئی آپ سے سبقت نہیں لیجا سکتا تھا آپ فوراً باموقعہ اور تسلی بخش جواب سے دوسرے کو خاموش کر دیتے تھے آپ کو جین فلسفہ پر فخر تھا جین دھرم کی تعلیم کے مطابق بلا ثبوت کوئی بات قابل قبولیت نہیں ہے۔ جین فلاسفروں نے دقیق سے دقیق مسئلہ کو دلیلاً اور تشریحاً بیان کیا ہے۔ آپ ہر ایک کو اس بات کا اُپدیش دیتے تھے کہ ہر ایک بات کو دلیل کی کسوٹی پر کس کر اس پر اعتقاد لاؤ۔ آپ خود ہر ایک بات کو مدلل اور واضح کر کے بیان کرتے تھے اور مخالفوں کو دلائل سے اپنے عقیدے پیش کرنے کو فرماتے تھے۔ اس جگہ مختلف مذاہب کے لوگ دھارمک مضامین پر تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے آپ کے پاس آتے رہے۔ لدھیانہ میں آپ تقریباً ایک ماہ

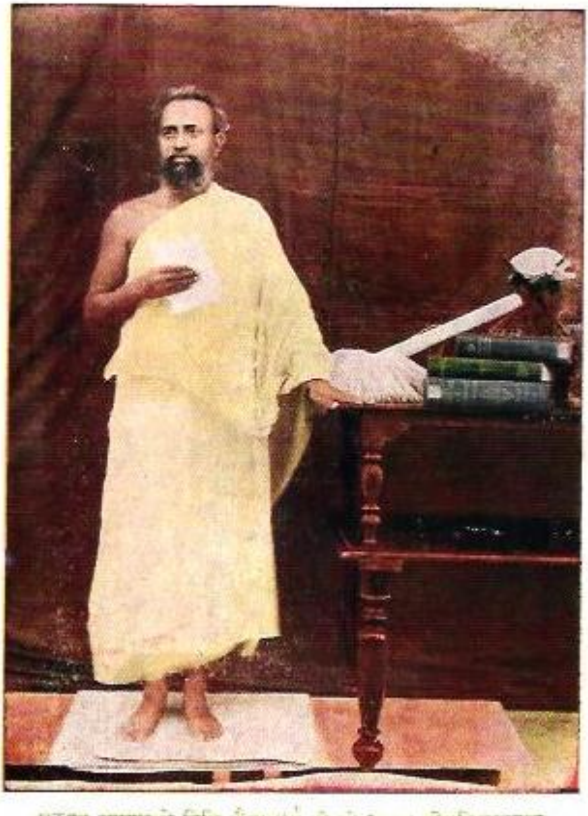

सद्गत न्यायाम्भो निधि जैनाचार्य श्री श्री १००८ श्रीमद्विजयानन्द
सूरि (आत्माराम जी) महाराज के पट्टधर जैनाचार्य श्री १००८
विजय वल्लभ सूरि महाराज ॥

ٹھہرے اور اس جگہ مُنی شری ہرکھ وجے جی کی یاد میں ہرکھ وجے گیان بھنڈار قایم کر دیا۔ چترماس کے نزدیک یہاں سے مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ ریاست کے اُمرا، وُزرا، اور رؤسا، غرضیکہ خود نواب صاحب استقبال میں شریک تھے۔ بکرم سمت ۱۹۸۷ کا چترماس اِسی جگہ کیا۔ ریاست کے معززین ہر روز شری آچاریہ جی کا اُپدیش سننے آیا کرتے تھے۔ اور وقتِ فرصت نواب صاحب بھی فیض حاصل کرتے تھے۔ متواتر دھرم اُپدیشوں سے اہنسا دھرم کی عظمت اور جین دھرم کی سچائی اور بے بہا خوبیاں سامعین کے دل و دماغ پر نقش ہو گئیں۔ کئی ایک ہندو مسلمان اصحاب نے جن میں مرزا جمیل بیگ افسر توپخانہ جیسے بلند مراتب رُکن شامل تھے۔ ماس اور شراب کے استعمال کو قطعی بند کر دیا۔ کئی ایک نے شکار کھیلنے کا نیم کر دیا۔ لالہ گوندامل جی کھتری نے اُپدیش سنکر جین دھرم اختیار کر لیا۔ اور سودھرمی ونسل کر گے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک شخص بنام جیوالو ہار جو گناہ کبیرہ میں سرتاپا مستغرق تھا۔ آپ کے منوہر دھرم اُپدیش سے متاثر ہو کر سیدھے راستہ پر آگیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی زندگی میں حیرت انگیز روحانی تبدیلی پیدا کر لی۔ شری مدوجے آنندسوری جی کے لئے جتنی شردھا اور بھگتی جیوا لوہار کے دل میں تھی۔ وہ شاید ہی کسی اور کے دل میں ہو گی تھوڑے ہی عرصہ میں جیوا لوہار کا جیون پوتر بنگیا۔ اِس چترماس میں نواب حسن علی خاں صاحب اور خان فتح جنگ و دیگر اراکین آپ کے درشن کرنے کے لئے اکثر آیا کرتے تھے پربپریوشنوں میں

خوب رونق ہو گئی۔ میندر دھجا شہر کے بازاروں میں سے سج دھج سے نکالی گئی۔ مندر جی میں اٹھائی مہوتسو منائے گئے۔

چترماس ختم ہونے کے بعد مالیر کوٹلہ سے چلکر کئی شہروں اور گاؤں میں ہوتے ہوئے ماتری بھومی زیرہ میں تشریف لائے لوگوں کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ آچاریہ جی کے درشنوں کو لوگ اِس کثرت سے آتے تھے کہ ہر وقت تانتا بندھا رہتا تھا۔ متواتر ایک ماہ لوگوں کو دھرم اُپدیش سُنا کر پٹی تشریف لے گئے۔ اِس جگہ رنگ بدلا ہوا نظر آیا۔ کوشش سے لگائے ہوئے گلشن پر خزاں کے دن دکھائی دے رہے تھے۔ ایک ماہ کے مسلسل دھرم اُپدیشوں سے پھلواڑی کو سر سبز کیا۔ جو لوگ آپ کی پنجاب سے عدم موجودگی کے ایام میں بہکائے گئے تھے۔ وہ پھر دھرم کرم میں حصّہ لینے لگے۔

پٹی سے چلکر قصور آئے چند روز وہاں امرت برکھا کرنے کے بعد امرتسر کی طرف روانہ ہوئے رفتہ رفتہ امرتسر کے قریب گاؤں گلواڑی میں آئے لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہاں ایک جینی بھی سکونت پذیر ہے۔ مگر وہ ستھانک واسی دُسا تھا۔ آپ کی گاؤں میں تشریف آوری کی خبر سُن کر دوڑا آیا اور نہایت ادب ستکار سے اپنی شردھا بھگتی کا اظہار کیا۔ آچاریہ جی مہاراج معہ سادھوؤں کے ایک یوم کے لئے اِس کے فراخ اور کشادہ مکان میں ٹھہر گئے اور دیہاتی لوگوں کو دھرم اُپدیش سے کرتارتھ کیا۔ امرتسر کے شراوک آپ کے استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے۔ اِس موقعہ پر چٹھیاں لکھ کر اُنھوں نے

جنڈیالہ - پٹی - ہوشیارپور - جالندھر - لدھیانہ وغیرہ سے جینیوں کو مدعو کیا تھا - گورو مہاراج کی گلواڑی میں فروکش ہونیکی اطلاع پاکر ڈہائی تین سو کے قریب لوگ امرتسر سے گلواڑی میں آئے - لالہ ہوشناک رائے جو آپ کی بھگتی میں رنگ رہا تھا اُس نے سودھرمی بھائیوں کا آنا اپنی خوش قسمتی تصور کیا - اور اپنے ہاں کھانے کے لئے دعوت دی - پنجابی جینیوں میں کچھ ایسا خراب رواج پڑا ہوا تھا کہ وہ دسے جینی کے ہاتھ سے کھانے میں عار سمجھتے تھے - یہاں بھی جینیوں نے صاف اِنکار کر دیا - آپ کو جب اِس بات کی اطلاع پہنچی - فوراً لوگوں کو اپنے پاس بلا لیا - اور اُنھیں اپدیش دیا - کہ سودھرمی بھائی کے ہاتھ سے کھانے میں کبھی عار نہیں کرنی چاہیئے - افسوس کی بات ہے کہ بھائی بھائی سے نفرت کرے - میری نظر میں دسے بیسے سب برابر کے بھائی ہیں - اِن میں تمیز کرنا حماقت ہے - میں ہر دو کو بھگوان کے شاسن میں یکساں سمجھتا ہوں - آپ کو بھائی کے گھر کھانا کھانے سے اِنکار کرتے ہوئے شرم نہیں آتی - جین سماج کا دُربھاگ ہے کہ جینی لوگ غرور اور تکبّر کے غلام بنکر بھائی بھائی سے نفرت کر رہے ہیں وقت آگیا ہے کہ اِس جاہلانہ تمیز کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے - اِس طرح کی جھاڑ سنکر لوگ خاموش ہو گئے - لالہ گوجرمل ہوشیارپور نواسی نے فوراً کھڑے ہو کر آواز دی کہ گورو مہاراج کا فرمان ہمارے سر آنکھوں پر ہے - ہمیں اپنے بھائی کی دل شکنی سے رنج ہوا ہے جس کے لئے میں اظہار افسوس کرتا ہوں - ایک ہی دیو گورو کے

بھگت ہونے سے دے سے ہمارے سودھرمی بھائی ہیں - کہا جاتا ہے سینکڑوں سالوں کے بعد پنجاب میں یہ پہلا موقعہ تھا جب کہ جیسے جینیوں نے وسے بھائی کے گھر کھانا کھایا اور آئندہ کیلئے بھراتری ایکتا کی عمدہ نظیر پیدا کر دی -

اگلے روز سورج نکلتے ہی معہ ہجوم کے آپ امرتسر کی طرف روانہ ہوئے - وہاں آپ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا - آپ نئے مندر کے درشن کر کے بہت خوش ہوتے - شراوکان نے مندر کی پرتشٹھا کرانے کے لئے عرض کی - جو آپ نے منظور کر لی - اِس وقت تک پنجاب کے کئی ایک شہروں میں گھوم کر آپ حالات حاضرہ کا اچھی طرح مطالعہ کر چکے تھے - آپ ایسے موقعہ کی تلاش میں تھے جب کہ اپنے خیالات شری سنگ پنجاب کو اچھی طرح پیش کر سکیں آپ جین سماج میں پر چلت بد رسوم کے زہریلے اثرات کو محسوس کر رہے تھے اور ان کی مناسب اصلاح کے لئے فکرمند تھے امرتسر جیسے مرکزی مقام کو اور پرتشٹھا کے موقعہ کو غنیمت خیال کیا - امرتسر کی برادری نے جگہ جگہ اطلاع کر دی کہ بیساکھ سُدی چھٹھ بروز ویروار مندر جی کی پرتشٹھا آچاریہ مہاراج کے دست مبارک سے ہو گی - اور اس موقعہ پر آپ شری سنگ پنجاب پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں - لوگوں سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنا ضروری فرض سمجھ کر شری سنگ امرتسر کا اتساہ بڑھاویں -

چونکہ پرتشٹھا میں ابھی بہت سے دن باقی تھے اسلئے آپ

امرتسر سے جنڈیالہ گورو تشریف لے گئے اور وہاں پر اُپدیش کی امرت برکھا ہوتی رہی - ایک روز آپ سے سوال کیا گیا کہ گلی بازاروں میں جو فقیر لوگ بھیک مانگتے پھرتے ہیں - اُنھیں پیسہ دینا دھرم ہے - یا ادھرم - آپ نے جواب دیا - کہ اِس کے متعلق میرے خیالات ظاہر ہیں - کسی بیکس غریب پر رحم کر کے اُسے کھانے کو بھوجن یا پہننے کو کپڑا دینا انوکمپا دان کہلاتا ہے - ایسے دان کا ثمر ہمیشہ نیک ہے مگر آجکل ہندوستان کے گلی بازاروں میں جو سادھو اور فقیر بھیک مانگتے پھرتے ہیں اُن میں سے کثیر تعداد انوکمپا دان کے مستحق نہیں ہیں - اکثر درویشوں کی شکل وصورت ظاہر کچھ اور اندر کچھ اور ہے - وہ سادھو کے بھیس میں مکر اور فریب سے کام لیتے ہیں - اپنے پاس عورتیں رکھتے ہیں اور زناکاری کرتے ہیں - ماس اور شراب سے پرہیز نہیں کرتے - چرس - گانجہ بھنگ - افیون - دھتورہ وغیرہ اُڑاتے ہیں - طرح طرح کے سوانگ بنا کر لوگوں کو لوٹتے ہیں ایسے چلن سے گرے ہوئے آدمیوں کو بھیک دینا کوپاتر دان ہے - بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے - پس واجب ہے - کہ گلی بازاروں میں آوارہ بھیک مانگنے والے کو انکار کر دیا جائے - اگر کچھ دینا بھی ہو تو اطمینان کے بعد اپنے سامنے کھانا کھلا دیوے - بہت دفعہ ایسا دیکھنے میں آیا ہے - کہ بھکاری پیسے اکٹھے کر کے شراب - ماس - افیون وغیرہ اشیاء خرید لیتے ہیں یا دن میں مانگنے کے بہانے سے تاک لگا کر رات کو نقب لگا لیتے ہیں ایسے بد آدمیوں کو دان دیکر مدد کرنا پاپ ہے -

یہ ہر ایک شخص کا دھرم ہے کہ اندھے - لنگڑے - اپاہج وغیرہ کی اسکی ضرورت کے موافق مدد کرے - بھوکے کو کھانا کھلائے - پیاسے کو پانی پلائے - بیمار کی تیمار داری کرے - اور ضرورت کے مطابق دیگر اشیار سے مدد کرے - ہمدردی ہر ایک انسان کا فرض ہے - اور پرم دھرم ہے -

پرتشٹھا سے چند روز پیشتر امرتسر واپس آگئے - اور تیاری شروع کی - پنجابی جینیوں کو پرتشٹھا کی ضروری کارروائی سے واقفیت کرانے کے لئے آپ نے خط لکھ کر بڑودہ نواسی سیٹھ گوکل بھائی دُلبھ داس اور سیٹھ ناہن بھائی ہرجیون داس گاندھی کو امرتسر بلایا - اِس موقعہ پر بہت سے شہروں کے لوگ جن کی تعداد تین ہزار سے زائد تھی امرتسر تشریف لائے بکرم سمت ۱۹۴۸ بیساکھ شدی چھٹھ بروز پروار دھوم دھام اور بڑے مہوتسو سے پرتشٹھا ہوئی - ادے ناتھ بھگوان کو تخت پر براجمان کیا اِس موقعہ پر لوگوں کے دلوں میں خاص خوشی تھی - گورو مہاراج کی کرپا سے پنجاب میں مندر بننے لگے تھے - اور لوگ نئے جیون کی خوشیاں منا رہے تھے امرتسر میں پہلی بار ورگھوڑا نہایت شان و شوکت سے نکالا گیا - امرتسر کے لوگ بار بار دریافت کرتے تھے - کہ یہ کن کا جلسہ ہے اور کس کی سواری نکل رہی ہے انھوں نے پہلی بار جین دھرم کے جاہ و جلال کو حیرت کی نگاہوں سے دیکھا - رنگ منڈپ وسیع پیمانے پر تیار ہوا تھا - شری آچاریہ جی مہاراج ہزارہا لوگوں کو دھرم اُپدیش سناتے تھے

جینی لوگ آپ کے خیالات سننے کے از حد خواہشمند تھے۔ پرتشٹھا کی کارروائی خوش اسلوبی سے ختم ہونے کے بعد آپ نے شری سنگھ پنجاب کے روبرو معرکتہ الآرا تقریر کی اور آئندہ پروگرام کا نقشہ کھینچ دیا۔ آپ کے اپدیش کا حاصل مطلب یہ تھا۔

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ شری سنگھ پنجاب پرتشٹھا کے مبارک موقعہ پر امرتسر میں بڑے اتساہ کے ساتھ اکٹھا ہوا ہے یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ مجھے پنجاب دیش سے خاص محبت ہے۔ میں دن رات اسی فکر میں ہوں۔ کہ کسی طرح شری سنگھ پنجاب مضبوط اور طاقتور بن جاوے انسانی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ جتنا بھی دھرم کرم کر لیا جائے تھوڑا ہے۔ ہر ایک انسان کا اولین فرض سچائی کی اشاعت کرنا ہے۔ خوش قسمتی سے مجھے جین دھرم حاصل ہوا ہے اور جس طرح میں نے اسے سمجھا ہے آپ لوگوں کو برابر بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

بہت سے مقاموں پر جہاں پہلے جین دھرم کی نندا ہوتی تھی۔ وہاں اب اس کا فروغ ہے جگہ جگہ مندر بن رہے ہیں۔ اور جینی لوگوں کے دل بھگتی بھاؤ سے پھولے نہیں سماتے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے۔ کہ اب کوئی طاقت آپ کے اعتقاد کو متزلزل نہیں کر سکتی کاٹھیاواڑ۔ گجرات میں جینی لوگوں کی آبادی اب بھی کافی ہے۔ پنجاب میں جینیوں کی تعداد آٹے میں نمک جیسی بھی نہیں ہے۔ صرف احمد آباد میں جینیوں کی اس قدر بستی۔ مندروں کی اتنی تعداد اور اتنے

پشتک بھنڈار ہو نگے۔ کہ سارا پنجاب اکیلے احمد آباد کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شری سنگ پنجاب کو مستحکم کرنے کے لئے اور ترقی کے راستہ پر گامزن کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے میری دلی خواہش یہ ہے کہ وہ دن جلد آئے جب کہ دنیا بھر میں جین دھرم کا ڈنکا بج رہا ہو۔

آپ کے بھراتری بھاؤ کو دیکھ کر مجھے آنند حاصل ہو رہا ہے سودھرمی بھائی کا رشتہ حقیقی بھائی سے بھی بڑھ کر ہے۔ آپ کو سودھرمی بھائی کی مدد تن من اور دھن سے کرنے کا عہد کرنا چاہیے دسے اور بیسے اوسوال اور کھنڈیروال سب بھائی ہیں۔ مختلف جاتیاں اور فرقے سب ایک ہی باغیچہ کے پھول ہیں۔ کوئی وجہ ایسی نہیں۔ کہ اُن کے تعلقات ایک دوسرے سے منقطع رہیں۔ یاد رکھو۔ شری سنگ پنجاب تب ہی مضبوط اور طاقتور ہوگا۔ جبکہ فضول اختلاف دور ہو کر باہمی اتفاق اور اتحاد قایم ہو جائے گا۔ دسے کے گھر کھانے کا جو واقعہ گذشتہ دنوں میں گوجرانوالہ میں ہوا تھا اُس کے متعلق چہ میگوئیاں میرے سننے میں آئی ہیں۔ یہ سب لا علمی کا نتیجہ ہے۔ جین شاستروں میں کوئی ایسی تمیز نہیں۔ بلکہ سودھرمی وتسل میں بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے جینی کو شریک ہو کر کھانا لکھا ہے۔ باہمی اتفاق میں فائدہ ہے۔ اور اسی میں طاقت کا راز ہے۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ امرتسر کی پرتشٹھا کسقدر کامیاب ہوئی۔ ابھی پنجاب میں اور مندروں کی پرتشٹھا بھی ہوگی دھرم کے طفیل سے آئے دن جلسے اور اتسو ہوتے ہونگے۔ آپ کو لازم

ہے کہ شری سنگ پنجاب کا باقاعدہ سنگٹھن کریں ہر ایک نگر کی
برادری کا انتظام پختہ ہو۔ اور ایسا دستور بناؤ کہ کسی ایک جگہ
ضرورت کے موقعہ پر سب شہروں سے بھائی کی مدد کے لئے پہنچ
جاؤ۔ میں آپ کو چند ایک ضروری ہدایات کرنا چاہتا ہوں آپ
اُن پر غور کریں۔

اب تک چند شہروں میں مندر تعمیر ہو چکے ہیں۔ کئی ایک تعمیر
ہو رہے ہیں اور کئی ایک شہروں میں ابھی تیاری ہے ہر روز دیو
درشن کرنا جینی ماتر کا کرتویہ ہے پنجاب میں مندروں کی کمی بھی۔
وہ شاسن دیو کی کرپا سے جلد پوری ہو جائے گی۔ شاستر
اور پستکیں بہت سے شہروں میں گجرات وغیرہ دیشوں سے
آئی ہیں۔ اور آرہی ہیں۔ مندر کے ساتھ ساتھ پستک بھنڈار کا
ہونا بھی لازمی ہے۔ کیونکہ شاستروں سے دھرم کا گیان ہو سکتا
ہے۔ اِس سے سادھوؤں کو بھی سہولیت ہو گی۔ کیونکہ وہ جہاں
جائیں گے۔ اُنھیں ضروری پستکیں دستیاب ہو سکیں گی شراوکان
کو بھی دھرم پستکوں کا گیان حاصل کرنا چاہیئے۔ محض سادھوؤں
کے سہارے بیٹھے رہنا اچھا نہیں ہے۔ اگر شراوکان وِدوان
ہونگے تو سادھوؤں کو بھی غلطی کرنے کی ہمت نہ ہو گی۔ اور ہوشیار
رہیں گے ورنہ وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں گے۔ اِس لئے لازمی ہے
کہ چھوٹے بڑے سب ہی شہروں والے ایک ایک پاٹھ شالہ
جاری کریں۔ جن میں کم از کم بچوں کو ہندی بھاشا کی تعلیم
مل سکے۔ گرہستھ لوگ بیاہ شادی اور خوشی کے موقعوں پر بہت

سے روپئے خرچ کرتے ہیں۔ انھیں دھرم کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔
جہاں ہزاروں روپئے خرچ ہوتے ہیں وہاں کچھ نہ کچھ دھرم پر لگانا
بھی مناسب ہے۔ جس جگہ روپئے کی زیادہ ضرورت ہو۔ وہیں
دان دو۔ شاستر کاروں کا فرمان ہے۔ کہ دان دینے سے
کبھی دھن گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا جاتا ہے اس لئے ہر ایک کو حیثیت
کے مطابق دھارمک کاموں میں ضرورت کے مطابق دان دینا چاہئے۔
پنجاب کے ہر ایک شہر میں شراوکان کی آبادی یکساں
نہیں ہے کسی جگہ زیادہ گھر آباد ہیں اور کسی جگہ کم۔ کسی جگہ مالدار اور
زور آور بھائی ہیں اور کسی جگہ غریب اور کمزور۔ یاد رکھو۔ شاستر
کاروں نے شری سنگ کا درجہ بہت بلند بیان کیا ہے۔ شری
سنگ کے سامنے ہر ایک کو سر خم کر دینا چاہیے۔ مال دار
اور زور آور بھائیوں کا ضروری فرض ہے کہ وہ اپنے کمزور بھائیوں
کی جہاں تک ہو سکے۔ مدد کرتے رہیں۔ گجرات اور کاٹھیاواڑ کے
بھائیوں نے پنجاب میں مندر تعمیر کرانے اور پستک بھنڈار قایم
کرنے میں مدد دے کر ایک بہت عمدہ مثال پنجابی جینیوں کے
سامنے قایم کردی ہے ہر ایک شہر کے شری سنگ کا فرض
ہے کہ وہ بوقت ضرورت دوسرے نگروں کے شری سنگوں
کو اپنی طاقت کے مطابق مدد کریں۔ پنجاب میں جین تیوہار منانے
کا جذبہ معدوم ہو چکا ہے۔ اِسے تازہ کرنے کی از حد ضرورت ہے
جو بھائی یاترا کر آئے ہیں۔ انھوں نے دیکھا ہے کہ کاٹھیاواڑ گجرات
میں پریوشن پرب۔ مہاویر جینتی اور دیگر اتساہ کے دن کس طرح

تھوتسو سے منائے جاتے ہیں۔ اور جین مندروں میں کس طرح انگ رچنا اور اٹھائی مہوتسو کئے جاتے ہیں۔ پنجاب میں بھی پرب تیوہار اُتساہ سے منانے کا جذبہ لوگوں کے دلوں میں ہونا چاہئے۔ ہر ایک جگہ بھجن منڈلی قایم کی جاوے۔ تاکہ لوگوں کی توجہ گائین ودیا کی جانب رجوع ہو۔ کسقدر شرم کی بات ہے کہ لوگ بیاہ شادی کے موقعہ پر رنڈیاں نچاتے ہیں اور اُن سے فحش اور بیہودہ گانے سنکر اپنی آتما کو ملین بناتے ہیں۔ گانا بہت ہی اچھی بات ہے۔ بشرطیکہ اخلاق بنانے والے گانے گائے جائیں۔ جینیوں کو بُرے گانے چھوڑ کر بھگوان کی تعریف کے بھجن گانے چاہئیں۔ بھجن منڈلیاں دھارمک اور نصیحت آمیز بھجن گا کر لوگوں کی توجہ سچائی اور اخلاق کی جانب مبذول کرنیکا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ پرب اور مہوتسو پر رونق بڑھانے کے لئے بھی انکا قایم کرنا ضروری ہے۔

کئی ایک باتیں رسم ورواج کے متعلق بھی اِس وقت کہنی ضروری ہیں۔ اُن میں سے چند جین دھرم سے گہرا تعلق رکھتی ہیں اور چند صرف آپ کی آیندہ سہولیت کے لئے ہیں۔ زمانہ کے پربھاؤ سے اور جینیوں کی بے علمی اور لاپروائی کے باعث اُن کے رسم ورواج برہمنوں کے زیر اثر ہیں۔ بیاہ شادی کے رسم ورواج کچھ دیر سے برہمن پنڈتوں اور پردہتوں نے بگاڑ دیئے ہیں۔ اور جین ریتی سے ادا کرنے کی بجائے من مانے طور پر ادا کر دیتے ہیں۔ یہ جینیوں کی سخت غلطی ہے۔ اِس میں مناسب تبدیلی کی ازحد ضرورت ہے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر ایک سنسکار

جین ریتی کے مطابق ادا کرو۔ وہی پروہت جنکو جین سماج اگیانتا کے سبب ہر ایک سنسکار میں اپنا مکھ سمجھ رہی ہے۔ جین دھرم کو ناستک مت کہہ کر بدنام کر رہے ہیں۔ بیاہ شادی وغیرہ رسومات جین ریتی چھوڑ کر برہمنوں کی ریتی سے کرنا تمہاری بے عزتی ہے جب جین دھرم میں ہر قسم کی سنسکار و دہی موجود ہے پھر ٹکانہتی پروہتوں کو کیوں سر پر چڑھایا جاوے۔ برہمنوں کے غلط اُپدیش سے اور عام عورتوں کی دیکھا دیکھی جین عورتیں بھی غیر دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگی ہیں۔ ہوئی۔ کروا۔ گوگا نومی وغیرہ کی رسوم جین گھرانوں میں ادا کی جاتی ہیں۔ انھیں فوراً بند کر دینا چاہیے کیونکہ جین دھرم میں ایسی رسوم کی اجازت نہیں ہے جب تک شراوک لوگ انھیں بند نہیں کرتے۔ تب تک ان پر بڑا بھاری دھبہ ہے۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جینیوں میں فضولخرچی بہت بڑھ گئی ہے۔ ناموری کی خاطر روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے اگر کہیں سادھوؤں کے درشن کو بھی جاتے ہیں دو وقت پوری مٹھائی اُڑتی ہے یہ رواج ایسے ہیں کہ اگر انھیں فی الفور بند نہ کیا گیا تو آئندہ دھارمک کاموں میں رکاوٹ ہوگی اسلئے سب ہی لوگ اکٹھے ہوئے ہو۔ بلکہ غور کر لو۔ کہ موجودہ طریقوں میں کیا کیا تبدیلی کی جائے۔ جہاں تک کوشش ہو سکے۔ بیاہ شادی کے خرچ کو کم کیا جائے۔ تاکہ دھارمک کاموں میں ایسے مبارک موقعوں پر جی کھول کر دان دیا جا سکے۔ جگہ جگہ پر پرتشٹھا اور جلسے ہونگے

اگر کھانے پینے پر اسی طرح خرچ ہوتا رہا تو جہاں بھی سادھو جائیں گے وہاں لوگوں پر خرچ کا بوجھ بہت پڑے گا - اِس لئے پر تکلف کھانے کی بجائے سادہ دال روٹی کا رواج ڈالنا اچھا ہے - غرض اِسطرح آپ نے نہایت دوراندیشی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا - جس کا شری سنگ پنجاب پر گہرا اثر ہوا - امرتسر میں ہی مختلف شہروں کے برگزیدہ اصحاب نے اکٹھے ہو کر باہم صلاح اور مشورے سے بیاہ شادی کے اِخراجات میں تخفیف کر دی - براتیوں کی تعداد مقرر کر دی - اور سادھوؤں کے درشن کے لئے آئے ہوئے شراوکان کی خاطر و تواضع پر پابندیاں عاید کر دیں - آپ کی ہدایت پر حتی الوسع عمل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا -

پرتشٹھا کے بعد امرتسر سے روانہ ہو کر آپ جنڈیالہ آئے - اِسجگہ جین ست بر کشن جو پہلے سُورت شہر میں لکھا گیا تھا اور جس میں چھاپے والوں کی لاپرواہی سے بہت سی غلطیاں رہ گئی تھیں - اُنھیں درست کیا - پہلے وہ محض ایک بڑے نقشے کی شکل میں تھا - پبلک کے مطالبہ کو مدِنظر رکھ کر اب اُسے کتابی شکل میں کر دیا گیا ہے - چترماس نزدیک آگیا - پٹی کے شراوکان کی دلی آرزو پوری ہو گئی - کیونکہ آپ نے وہاں ضرورت محسوس کر کے وہیں چترماس کا قصد کر لیا - بکرم سمت ۱۹۴۰ ہاڑ بدی اشٹمی کے روز اہالیانِ پٹی نے بڑے کرّوفر اور جھنڈوں کے ہمراہ آپکا استقبال کیا - اہالیانِ پٹی کو دھرم میں مضبوط کرنے کا یہ بہت اچھا موقعہ تھا - دیا کھیان میں جینیوں کے علاوہ بہت سے سناتن دھرمی سکھ

اور مسلمان شریک ہوتے تھے۔ شراب نوشی کے تدارک پر خاص زور تھا۔ آپ اُس کے بدنتائج کو اِس خوبی اور فصاحت سے بیان کرتے تھے کہ سامعین عش عش کرنے لگ جاتے تھے۔ شراب کو شر۔ آب۔ یعنی شرارت کا پانی کہتے ہیں۔ نادان لوگ سمجھتے ہیں کہ ذرا سا پانی کیا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ مگر بڑے سے بڑے آدمی کو ذلیل اور خوار کرنے کے لئے نصف بوتل کافی ہے۔ یہ وہ بلا ہے۔ جس نے زبردست یادوکل کو خاک میں ملا دیا۔ یہ وہ ڈونڈی ہے جو بڑے بڑے امیر گھرانوں میں گھس کر نوجوانوں کو شہوت پرستی کا غلام بنا دیتا ہے اور ہزاروں گاؤں کے مالک سرداروں کی زمینیں و زمینداریاں قرق کرا کر نیلام پر چڑھوا دیتا ہے۔ غرض شر آب۔ خانہ خراب اِس لوک اور پرلوک میں انسان کی عاقبت کو بگاڑ دیتی ہے۔ آپ جب دوزخ کا نقشہ کھینچتے تو سامعین کے دلوں میں نفرت پیدا کر دیتے تھے۔ جو کوئی شخص اِس دنیا میں پاپ کرتا ہے اُسے نرک کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ آپ جب ساتوں نرکوں کی تکلیف اور وہاں پر پاپی جیووں کی دُردشا اور اُن کی آہ و زاری اور بے بسی کا بیان کرتے۔ تب لوگ پاؤں پر گر کر عرض کرتے۔ مہاراج ہمیں ست دھرم اُپدیش سنا کر نرکوں کی بھیانک پیڑا سے بچاؤ۔ متواتر چار مہینے دیہاتی لوگ آپ کا دھرم اُپدیش سننے کو آتے رہے۔ کئی ایک نے شراب نوشی۔ گوشت خوری۔ رنڈی بازی۔ شکار وغیرہ کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہدیا۔ اور آئندہ نیک چلنی کا عہد کیا۔

اِس چترماس میں آپ نے نوپدجی کی پوجا کی کتاب تیار کی۔ اور پہلی دفعہ پریوشنوں کے موقعہ پر راگ اور رنگ کے ساتھ اُسے مندر جی میں پڑھوایا۔ چتُربھُج شُشتی نر نے بھی اِسی جگہہ تصنیف کی۔ ڈاکٹر ہارنل صاحب جن کی شری آچاریہ جی سے طویل خط و کتابت ہوتی رہی تھی۔ آپ کے درشن کے اشتیاق میں کلکتہ سے امرتسر تشریف لائے۔ وہاں پہنچکر اُنھیں معلوم ہوا۔ کہ امرتسر سے پٹی تک کوئی پختہ سڑک نہیں ہے اور چھکڑوں میں دو روز کا سفر ہے۔ ڈاکٹر ہارنل نے اپنے محسن کے درشن سے پیاس بجھانے کی خاطر گاڑی کرایہ پر کر لی۔ مگر جو ہماد رات کو کلکتہ سے ارجنٹ تار آیا جس میں آپ کو واپس پہنچنے کی تاکید لکھی تھی۔ ہارنل صاحب کو درشن سے محروم رہنے کا بہت رنج ہوا۔ مگر امر مجبوری۔ ایک طویل خط میں اُنھوں نے گورو دیو کو اپنے دل کی پریشانی کا حال تحریر کیا۔ چترماس ختم ہونے کے بعد مگھر شُدی پنچمی کے روز احمد آباد کے قریب بلاد گام کے رہنے والے ایک نوجوان کو جس کا نام ڈھا بھائی تھا دکھشا دیکر اس کا نام وِیویک وجے رکھا۔ اِسی موقعہ پر شری سنگ نے برہ کی طرف سے لالہ رادھا مل و لالہ کلّامل و لالہ لالومل و مسماۃ رادھا بائی شری آچاریہ جی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زیرہ کے مندر کی جو رادھا بائی نے بنوایا تھا پرتشٹھا کرانے کے لئے عرض کی۔ جو منظور ہوئی۔

پٹی سے روانہ ہوکر آپ گیارہ سادھوؤں کے ہمراہ زیرہ

تشریف آور ہوئے - اُس موقعہ پر آبالیانِ زیرہ کی دلی خوشی کا انداز مندرجہ ذیل سطور سے جو اُس موقعہ پر گائی گئیں ظاہر ہوتا ہے -

## بھجن

انچلی - چلو جی مہاراج آئے پیارے بات رُوپان ہوئی جائے

(۱) بھاگ اُنہاں دے تج بھئے - جب سُوری پد وی پائے -
نگری میں کیا چو باسہ - لوگ سب ہی تر جائے - چلو جی
(۲) سُنی گیاراں سنگا نہاں دے - ایک سے ایک ہوائے
مہربان جب ہوئے سبھی جی - زیرہ نگر اُٹھ دہاتے - چلو جی
(۳) سُنی بات جب سب سیوک نے - من میں خوشی منائے
لاگے شہر میں بلاجے بجن - دھجا نشان سجائے - چلو جی
(۴) دھوم دھام سے چلے لین کو - مہاں کہی نہ جائے
ایک دوسرا چلے اگاڑی - آگے ہی قدم اُٹھائے چلو جی
(۵) تین کوس پر ملے سبھی جن - چرنیں سیس نمائے
سیس اُٹھا کے درشن پائے - دھن روپ ہوئی جائے - چلو جی
(۶) سبھی سنگ ہو کر آنندا - طرف شہر دی آئے
نگر بیچ پرویش جو کینا - آن ہیٹیک اترائے - چلو جی
(۷) چوکی آو پر آن کے بیٹھے - منگلیک آکھ سنائے
بھری سبھا میں دینا نا تھ - اور خوشی رام گن گائے - چلو جی